جلد ۲۶ | یکم ربیع الثانی ۱۳۵۷ھ | یوم چہارشنبہ | مطابق یکم جون ۱۹۳۸ء | نمبر ۱۲۵

شراب کی ممانعت صرف اسلام نے کی ہے!

اسلام کے زندہ مذہب ہونے کا ایک بہت بڑا ثبوت یہ بھی ہے۔ کہ جو ہدایات آج سے تیرہ ساڑھے تیرہ سو سال قبل اس وقت اس نے دیں۔ جبکہ دُنیا میں عموماً۔ اور عرب میں خصوصاً ظلمت اور تاریکی چھائی ہُوئی تھی۔ انہیں آج جبکہ علم و عقل میں بے حد ترقی ہو چکی ہے۔ غیر مسلم دُنیا بھی مفید اور ضروری سمجھ رہی ہے۔ اور ان پر عمل کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔ اس قسم کی باتیں تو کئی ایک ہیں لیکن اس وقت ہم صرف ممانعتِ شراب کو لیتے ہیں۔ اسلام نے اس کی اس وقت ممانعت کی۔ جبکہ دُنیا کے کسی مذہب میں اس پر نہ صرف کوئی پابندی نہ تھی۔ بلکہ مذہبی تقریبات میں اس کا استعمال ضروری قرار دیا گیا تھا۔ اسلام نے اس کی ممانعت کا حکم دیتے ہُوئے یہ تو تسلیم کیا۔ کہ اس میں بعض منافع بھی ہیں۔ لیکن نقصانات چونکہ زیادہ ہیں اس لئے اس کے استعمال کو ممنوع قرار دے دیا۔ اور آج جبکہ علمی ترقی عروج کو پہونچ چکی ہے۔ ہر چیز کے فوائد اور نقصانات بالکل واضح ہو چکے ہیں۔ ہر ملک اور ہر مذہب کے لوگ اسلام کے اس حکم کی حکمت نہ صرف زبانی بلکہ عملی طور پر تسلیم کر رہے ہیں۔ اور کوشاں ہیں۔ کہ شراب کا استعمال روک دیں۔ یہ علیحدہ بات ہے۔ کہ اس میں ابھی تک انہیں قابل ذکر کامیابی حاصل نہیں ہُوئی۔ اور نہ اس وقت تک ہونے کی امید ہے۔ جب تک دُنیا کا بہت بڑا حصہ حقیقی معنوں میں حلقہ بگوش اسلام نہ ہو جائے۔ کیونکہ اس قسم کے ذہنی تغیرات ایک سچا مذہب ہی پیدا کر سکتا ہے۔ اور اسلام کر کے دکھا چکا ہے جبکہ شراب میں مخمور رہنے والے عربوں نے یہ سنتے ہی شراب گلیوں میں بہا دی اور برتن توڑ دیئے۔ کہ یا ایھا الذین امنوا انما الخمر والمیسر والانصاب والازلام رجس من عمل الشیطٰن فاجتنبوہ لعلکم تفلحون۔ اور پھر کبھی اس کے قریب بھی نہ گئے۔ اب بھی اگر لوگوں کو اس رجس سے محفوظ رکھا جا سکتا ہے۔ تو اسی طرح کہ اسلام ان کے دلوں میں گھر کرے۔ تاہم اس کے لئے جو بھی کوشش کی جاتی ہے۔ وہ صداقتِ اسلام کو نمایاں کرنے والی ہوتی ہے؛

ہندوستان کے مختلف صُوبوں میں جب سے نئی اصلاحات کے ماتحت حکومتیں قائم ہوئی ہیں ضروری سمجھا جا رہا ہے۔ کہ قانوناً شراب کی ممانعت کی جائے۔ بعض صوبوں میں اس کو عملی جامہ پہنانے کے لئے کچھ حلقے مخصوص کر دیئے گئے ہیں۔ اور آہستہ آہستہ اس کام کو وسعت دینے کی توقع کی جاتی ہے۔ اس سلسلہ میں یہ اطلاع تعجب کے ساتھ سُنی جائے گی۔ کہ جمال پور (پٹنہ) میں رومن کیتھولک۔ اور چرچ آف انگلینڈ کے ایک مشترکہ مجمع نے جس میں اعلیٰ پوزیشن کے انگریز شامل تھے۔ ایک قرارداد پاس کی ہے۔ جس میں مطالبہ کیا گیا ہے کہ شراب کے متعلق حکم امتناع سے عیسائیوں کو مستثنےٰ قرار دے دینا چاہیئے۔ کیونکہ یہ عیسائیوں کا مذہبی حق ہے۔ بمبئی کے مقام پر بھی ایسی ہی ایک قرارداد رومن کیتھولک عیسائیوں نے پاس کی ہے۔ اور قرار دیا ہے۔ کہ عیسائیوں کو متحد ہو کر اپنے مطالبات وزراء۔ اور مجلس مقننہ کے سامنے پیش کرنے چاہئیں؛

اس بارے میں کہا گیا ہے۔ کہ شراب رومن کیتھولک کے مذہبی احکام کی رُو سے رسم ماس میں بطور تحفہ پیش کی جاتی ہے۔ عیسائیوں کا مقصد اس کے نشہ سے مستفید ہونا نہیں ہے۔ ماس کی قربانی پر شراب صدیقہ پیش کی جاتی ہے۔ تمام مجمع کو بطور عیاشانہ تحفہ پیش نہیں کیا جاتا۔ اس لئے عیسائیوں کو اس قانون سے مستثنےٰ کر دینا چاہیئے؛

اس قسم کے حیلوں سے عیسائی اس قانون سے مستثنےٰ ہو سکیں گے۔ یا نہیں مگر یہ تو ثابت ہو گیا ہے۔ کہ عیسائیت میں شراب کی ممانعت نہیں۔ بلکہ مذہبی رسوم میں استعمال کرنے کا حکم ہے اور وہ عیسائی جو انجیل میں شراب کے ذکر کی تاویلیں کیا کرتے تھے۔ وہ عیسائیت کی تعلیم کے خلاف کہتے تھے۔ ہندو دھرم میں بھی شراب کی کوئی ممانعت نہیں۔ ان حالات میں اسلام کی فضیلت دیگر مذاہب پر اس بارے میں بالکل واضح ہے۔ اور اس سے یہ بھی ظاہر ہے کہ اسلام دیگر مذاہب کے مقابلہ میں انسان کو روحانیت کے نہایت بلند مقام تک پہونچانے کے لئے ہر اس چیز سے روکتا ہے۔ جو انسانی دل و دماغ پر مضر اثر ڈالنے والی اور غفلت و مدہوشی میں ڈالنے والی ہو؛

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

ہماری مجلس خدا نما مجلس ہے

"اس زمانہ کے عیسائیوں پر گواہی دینے کے لئے خدا تعالےٰ نے مجھے کھڑا کیا ہے۔ اور مجھے حکم دیا ہے کہ تا میں لوگوں پر ظاہر کردوں۔ کہ ابن مریم کو خدا ٹھہرانا ایک باطل اور کفر کی راہ ہے۔ اور مجھے اس نے اپنے مکالمات اور مخاطبات سے مشرف فرمایا ہے۔ اور مجھے اس نے بہت سے نشانوں کے ساتھ بھیجا ہے۔ اور میری تائید میں اس نے بہت سے خوارق ظاہر فرمائے ہیں۔ اور درحقیقت اس کے فضل و کرم سے ہماری مجلس خدا نما مجلس ہے جو شخص اس مجلس میں صحت نیت اور پاک ارادہ اور مستقیم جستجو سے ایک مدت تک رہے۔ تو میں یقین کرتا ہوں کہ اگر وہ دہریہ بھی ہو۔ تو آخر خدا تعالےٰ پر ایمان لاوے گا۔ اور ایک عیسائی جسکو خدا تعالےٰ کا خوف ہو۔ اور جو سچے خدا کی تلاش کی بھوک اور پیاس رکھتا ہو اس کو لازم ہے کہ بیہودہ قصے اور کہانیاں ہاتھ سے پھینک دے۔ اور چشم دید ثبوتوں کا طالب بن کر ایک مدت تک میری صحبت میں رہے۔ پھر دیکھے کہ وہ خدا جو زمین اور آسمان کا مالک ہے۔ کس طرح اپنے آسمانی نشان اس پر ظاہر کرتا ہے۔ مگر افسوس کہ ایسے لوگ بہت تھوڑے ہیں جو درحقیقت خدا کو ڈھونڈنے والے اور اس تک پہونچنے کے لئے دن رات سرگردان ہیں" (کتاب البریہ صفحہ ۳۲۳)

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی تشریف آوری

قادیان ۳۰ مئی الحمد للہ ثم الحمد للہ کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز آج رات کے ساڑھے ۱۲ بجے سفر سندھ سے بخیر و عافیت معہ خدام واپس تشریف لائے۔ حضور نے لاہور تک کا سفر گاڑی میں کیا۔ اور وہاں سے بذریعہ موٹر ۹ بجے قادیان کے لئے روانہ ہوئے۔ بٹالہ سے آنے والی سڑک پر دور تک نیشنل لیگ کور کے والنٹیرز کا پہرہ تھا۔ اور بہت سے خدام احمدیہ چوک میں اس وقت استقبال اور مصافحہ کے لئے حاضر تھے ؛

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کا ارشاد

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کا ارشاد ہے کہ صاحبزادہ حافظ مرزا ناصر احمد صاحب سلمہ اللہ تعالےٰ ابن حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی صحت کامیابی اور بخیریت واپسی کے لئے تمام احمدی جماعتیں دعا کرتی رہیں۔ نیز ۹ جون سے ان کا امتحان شروع ہونے والا ہے۔ جو ۱۵ جون تک جاری رہے گا۔ اس میں کامیابی کے لئے بھی دعا کی جائے ؛

امتحان کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام بابت سنہ ۱۹۳۸ء

امسال حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب (۱) منن الرحمٰن (۲) کتاب البریہ (۳) مسیح ہندوستان میں اور (۴) نسیم دعوت بطور نصاب مقرر کی گئی ہیں۔ امتحان بتاریخ ۱۶ اکتوبر ۱۹۳۸ء بروز اتوار ہوگا۔ امید ہے کہ احباب اس امتحان میں کثرت کے ساتھ شامل ہوں گے۔ کیونکہ اس زمانہ میں جبکہ ضلالت کا سمندر چاروں طرف موجیں مار رہا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب ہی ایک ایسی کشتی ہے۔ جو ڈوبنے سے بچا سکتی ہے۔ اور ایک ایسی روشنی ہے جو تاریکی میں گھرے ہوئے دل کو منور کر سکتی ہے۔ اور ایک ایسی تلوار ہے۔ کہ جسکو استعمال کرنے والا کسی میدان میں شکست نہیں کھا سکتا۔ مگر ضرورت اس بات کی ہے کہ احباب ان بیش قیمت موتیوں کی قدر پہچانیں اور ان سے فائدہ اٹھائیں۔ پس چاہیئے کہ نہ صرف احباب اس امتحان میں خود شامل ہوں۔ بلکہ دوسروں کو بھی تحریک کر کے اس میں شامل کرائیں۔ بالخصوص عہدہ داران جماعت و سکرٹریان تعلیم و تربیت اس طرف خاص توجہ دیں ؛

لجنہ اماء اللہ کی عہدہ داران کو بھی چاہیئے۔ کہ عورتوں میں اس امتحان میں شامل ہونے کی تحریک کریں ؛

ناظر تعلیم و تربیت

شکریہ احباب

حضرت والدہ ماجدہ مرحومہ کی وفات پر بہت کثرت سے خطوط ہمدردی اور تعزیت کے احباب اور جماعتوں کی طرف سے آئے ہیں۔ فرداً فرداً ہر ایک کا جواب لکھنا چونکہ مشکل ہے۔ اس لئے بذریعہ اخبار تمام احباب اور جماعتوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ جنہوں نے اس صدمہ میں اظہار ہمدردی کیا ہے ؛

خاکسار اسد اللہ خان بیرسٹرایٹ لاء لاہور

انجمن احمدیہ وشنوپور بنگال کا چھٹا سالانہ جلسہ

بتاریخ ۵ جون ۱۹۳۸ء بروز اتوار منعقد ہونا قرار پایا ہے۔ اطراف و جوانب کے مختلف مقامات سے احمدی احباب حاضر ہوں گے۔ اور احمدی علماء مختلف موضوع پر تقاریر فرمائیں گے۔ بنگال کے تمام احمدیوں سے عرض کی جاتی ہے۔ کہ وہ خود بھی شریک ہوں۔ اور اپنے حلقۂ اثر کے غیر احمدیوں کو بھی جلسہ میں شریک کرنے کی کوشش کریں ؛

خاکسار۔ وزیر علی پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ وشنوپور ضلع بانکوڑہ بنگال

قرار دادِ تعزیت

جماعت احمدیہ جمشید پور نے اپنے ایک غیر معمولی اجلاس میں حسب ذیل قرار داد پاس کی

ہم اپنے نہایت واجب الاحترام بھائی جناب چودھری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب کی والدہ ماجدہ کی وفات پر جو سلسلہ عالیہ احمدیہ کی بہترین و مخلص خواتین میں سے تھیں جناب چودھری صاحب موصوف اور ان کے برادران و دیگر متعلقین سے دلی ہمدردی کا اظہار کرتے ہیں۔ اور دعا کرتے ہیں کہ مولےٰ کریم مرحومہ مغفورہ کو اپنی جوار رحمت میں

الکتابُ والحکمۃ

بعض مضامین کے متعلق قرآن مجید سے استدلال

(از حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب)

(۲۳۳) بچپن میں کلام

حضرت مسیح علیہ السلام کی بابت آیا ہے۔ کہ ان کی والدہ رومن بادشاہ کے خوف سے جو ان کے مولود بچہ کے قتل کی تاک میں تھا۔ مصر کو چلی گئیں جب وُہ بادشاہ مر چکا۔ تو کئی سال کے بعد آئیں۔ بلکہ انجیل سے تو معلوم ہوتا ہے۔ کہ بیت المقدس میں آ کر جب انہوں نے پہلی دفعہ وہاں کے فقیہوں اور فریسیوں سے بہت عاقلانہ کلام کیا تو اس وقت ان کی عمر بارہ سال کی تھی۔ اس عمر کو خدا کے کلام نے بچپن کی عمر کہا ہے۔ کیونکہ تھوڑے لڑکے ایسے ہوتے ہیں۔ کہ اس عمر میں سمجھ کی باتیں کر سکیں۔ اسی لئے علمائے یہود نے پہلی دفعہ ان کی شکل اور عمر دیکھ کر یہ کہا۔ کیف نکلّم من کان فی المھد صبیًا۔ یعنی یہ تو کل کا بچہ ہے۔ ہم جو بزرگ اور عالم ہیں اس سے کیا بات کریں۔ مگر حضرت عیسٰی اس عمر میں ہی ایسے سمجھدار تھے۔ کہ ان مولویوں کو پریشان کر دیا۔ جیسے اب بھی بعض ا حمدی لڑکے مولویوں کا ناطقہ بند کر دیتے ہیں۔

یہ بچہ ہونے کا لفظ حضرت یحیٰے کے لئے بھی آیا ہے۔ یعنی واٰتینٰہ الحکم صبیًا۔ یعنی ہم نے بچپن ہی میں اسے پختہ باتیں کرنی سکھا دی تھیں پس یہ وُہ بات تھی۔ جو حضرت عیسٰے سے ہی مخصوص نہ تھی۔ اور صبی کے معنے صرف نوعمری کا بچپن ہے۔ نہ کہ دودھ پیتا بچہ۔ ہماری زبان میں بھی کہدیتے ہیں۔ کہ میاں تم تو ابھی بچے ہو۔ حالانکہ مونہہ پہ اس کے ڈاڑھی ہوتی ہے بلکہ غیر مبایع تو حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کو کل کا بچہ ہی کہتے تھے۔ اور اب تک بھی کہتے ہیں آئندہ زمانہ کا کوئی شخص یہ الفاظ پڑھ کر واقعی ان کو ایک سال کا بچہ ہی سمجھنے لگے۔ تو غلطی کرے گا۔ اسی طرح اب تک عام مسلمان جو ناواقف ہیں۔ امام حسین رضؓ کو بھی آنحضرت کا نواسا کہلانے کے باعث بچہ ہی خیال کرتے ہیں۔ حالانکہ وُہ ساٹھ سال کے بزرگ تھے۔ جب شہید ہوئے۔ یہ باتیں زبان کے مشہور محاورات ہیں۔ مگر واہ رے عجوبہ پسندی کہ بات کہاں سے کہاں پہونچ گئی۔

(۲۳۴) جُوتی اتارو

اِنّی انا ربّک فاخلع نعلیک انّک بالواد المقدّس طوًی (طٰہٰ)

حضرت موسٰے علیہ السلام کو جوتیاں اتارنے کا جو حکم ہوا۔ وہ اس لئے کہ وُہ جگہ مقدس تھی۔ یعنی بطور تعظیم جوتی اتروائی گئی۔ نہ کسی اور وجہ سے۔ اور اس زمانہ میں آج کل کے مشرقی ممالک کی طرح بڑے لوگوں یا عزت کی جگہوں میں جوتی اتار کر جانے کا رواج تھا۔ جس طرح مغربی ممالک میں آج کل ایسی تعظیم ٹوپی اتار کر کی جاتی ہے۔ اگر ایسے مکالمہ کا فخر کسی مغربی نبی کو مغربی رسم و رواج کے ماتحت ہوتا۔ تو شاید اسے بجائے فاخلع نعلیک کے یہ کہا جاتا۔ کہ

Take off your hat

سو یہ ان ممالک کی تہذیب اور قواعد کے موافق اظہار تکریم کرایا گیا اور یہی ضروری تھا۔ ہمارے نزدیک جوتی اتارنا زیادہ انکسار اور ادب رکھتا ہے۔ اور مسجد لنڈن میں جو یورپین لوگ نماز پڑھتے ہیں۔ وُہ بوٹ اتار کر ہی پڑھتے ہیں۔

(۲۳۵) حضرت یونسؑ اور مچھلی

فالتقمہ الحوت وھو ملیم (صٰفّٰت)

پس لقمہ بنایا یونس کو مچھلی نے۔ اور وُہ اپنے تئیں ملامت کرتا تھا۔ یہ قصہ کہ کوئی مچھلی پورے انسان کو ثابت نگل گئی۔ اور وہ تین دن اندر زندہ رہا۔ بلکہ مچھلی کے معدہ میں دوڑتا بھاگتا رہا۔ حتےٰ کہ گھبرا کر اس نے سمندر کے کنارہ پر آ کر اُسے قئے کر دیا۔ یہ سب قصے ہی قصے ہیں۔ قرآنی الفاظ۔ اور واقعاتِ قدرت سے یہ درست نہیں معلوم ہوتا۔

بڑی بڑی مچھلیاں تو یا وھیل کی قسم کی ہیں۔ یا شارک کی قسم کی۔ وھیل مچھلی کا گلا اتنا تنگ ہوتا ہے کہ صرف نہایت ہی چھوٹی چیزیں اس کے حلق میں سے گزر سکتی ہیں۔ اور شارک بھی مگرمچھ کی طرح نوچ نوچ کر انسان کو کھاتا ہے۔ نہ یہ کہ ثابت نگل جائے۔ نہ معدہ کے اندر کوئی انسان بغیر ہوا کے زندہ رہ سکتا ہے۔ بس یہی معلوم ہوتا ہے۔ کہ ان کو جب کشتی پر سے پھینکا گیا۔ تو مچھلی نے ان کو پکڑ لیا۔ اور زخمی کر دیا۔ مگر خدا نے انہیں بچا لیا۔ ورنہ وُہ انہیں بالکل کھا جاتی۔ غالباً کوئی جزیرہ نزدیک تھا۔ یا کسی دوسری کشتی والے مدد کو پہونچ گئے۔ بہرحال فضل خداوندی سے جان بچ گئی۔

حضرت خلیفۃ اول رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرمایا کرتے تھے۔ کہ بعض تفاسیر سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ کسی مچھلی نے ان کی ایڑی کو مُونہہ میں لیا۔ یعنی لقمہ بنایا۔

بعض لوگوں نے تو یہاں تک مبالغہ کر دیا ہے۔ کہ گویا مچھلی کے معدہ کے اندر جا کر حضرت یونس علیہ السلام نے جانماز بچھا کر باقاعدہ تسبیح اور نماز شروع کر دی تھی۔ مچھلی کا معدہ کیا ہوا۔ ایک حجرہ ہی بن گیا۔ اور یہ کہنا۔ کہ للبث فی بطنہٖ الی یوم یبعثون سے ضرور پیٹ کے اندر جانا معلوم ہوتا ہے۔ یہ بات ضروری نہیں۔ مطلب صرف یہ ہے۔ کہ اگر وُہ خدا کی تسبیح نہ کرتا۔ تو مچھلیاں اسے کھا جاتیں۔ اور وُہ ان سے بچ نہ سکتا۔ مگر وُہ اندر گیا ہی نہیں۔ صرف زخمی ہو گیا جس طرح مسیحؑ جو مثیل یونسؑ تھا صلیب پر صرف زخمی ہو گیا تھا۔ مگر زندہ اُتر آیا تھا۔

(۲۳۶) کوہ طُور۔ اور کیرا پہاڑ

ورفعنا فوقھم الطور

اور اذ نتقنا الجبل فوقھم کانّہٗ ظلّۃ وّظنّوا انّہٗ واقعٌۢ بھم سے جو لوگ اس غلطی میں مبتلا ہیں۔ کہ یہ حالت توایسی ہے۔ جیسے کوئی چیز اٹھا کر چھتری کی طرح سر کے اوپر معلق کر دی جائے۔ انہوں نے غالباً کیرا پہاڑ نہیں دیکھا۔ جو ڈلہوزی کے راستہ میں ہے۔ اس کے دامن میں سڑک پر کوئی شخص کھڑا ہو جائے۔ تو بس کوہ طور کا ایک قسم کا نظارہ آنکھوں کے سامنے پھر جاتا ہے۔ اور اوپر سے کڑک بجلی۔ بارش۔ یا زلزلہ آ جائے۔ پھر تو بعینہٖ وُہی حالت قائم ہو جاتی ہے۔ اس آیت کی تفسیر زبانی کرنے سے بات اس طرح سمجھ میں نہیں آتی۔ جس طرح اس مقام پر جا کر پہاڑ کے نیچے تھوڑی دیر کھڑے ہونے سے۔ اور اگر اس وقت زور کی بارش آ جائے۔ تو دہشت کے مارے بنی اسرائیل کی مانند ایک بے ایمان شخص بھی ایمان لانے پر مجبور ہو جانے لگا۔ کیونکہ بعض جگہ تو وہ پہاڑ Over hanging ہے۔ اور سر پر ہی ہوتا ہے۔ اور بارش کے وقت اس کے ٹکڑے ٹوٹ ٹوٹ کر اس طرح گرتے ہیں کہ انّہٗ واقعٌ بھم لفظی طور پر پورا ہو جاتا ہے۔

نبوّت حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کے متعلق جناب مولوی محمد علی صاحب کی سچی گواہی

احباب کو معلوم ہوگا کہ گزشتہ سال جماعت احمدیہ راولپنڈی کا غیر مبائعین کے ساتھ چار مضامین (نبوت حضرت مسیح موعود۔ خلافت مسئلہ مصلح موعود اور کفر و اسلام) پر تحریری مباحثہ ہوا تھا۔ جو کہ جلسہ سالانہ پر شائع بھی ہو چکا ہے۔ نبوت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ثبوت میں مولوی ابو العطاء صاحب نے ستر حوالہ جات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب سے پیش کئے۔ جن کو غیر مبائع مناظر مولوی عمر الدین صاحب نے چھوا تک نہیں۔ صرف حقیقت اور مجاز کی آڑ لے کر سارا وقت گزار دیا۔

جناب مولوی ابو العطاء صاحب نے حقیقت اور مجاز پر خوب سیر کن بحث کی جس کا غیر مبائع مناظر نے کوئی جواب نہ دیا۔ مفصل دیکھیں مباحثہ راولپنڈی صفحہ ۷۶ تا ۱۸۰

مولوی عمر الدین صاحب نے مناظرہ میں ایک بات کی طرف توجہ دلائی تھی۔ جس سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نبوت واضح طور پر ثابت ہوتی ہے۔ اور اس کے لئے ہم مولوی صاحب کے ممنون ہیں مولوی صاحب لکھتے ہیں کہ ایک بات یہ بھی یاد رکھیں۔ کہ حضرت اقدس فرماتے ہیں۔ کہ:۔

”تمام نبی یہی سکھاتے چلے آئے کہ خدا تعالےٰ کو واحد لاشریک مانو۔ اور ساتھ اس کے ہماری رسالت پر بھی ایمان لاؤ“ (حقیقۃ الوحی صلا۱)

اگر حضرت مسیح موعود نبی تھے۔ تو کیا انہوں نے کبھی کسی احمدی سے اس نبوت سے اقرار لیا۔ اگر نہیں تو اس کے یہی معنے ہیں۔ کہ وہ ہرگز ہرگز نبی نہ تھے۔ ورنہ وہ ضرور اس کا اقرار لیتے کیونکہ نبی کے لئے ایسا اقرار لینا ضروری ہے۔“

(مباحثہ راولپنڈی صـ۱۷۳)

مولوی ابو العطاء صاحب نے بین طور پر اس بات کو واضح کر دیا چنانچہ فرمایا۔ کہ تمام نبی اپنی اطاعت اور رسالت کو منواتے رہے درست ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی فرماتے ہیں:۔

الف:۔ ”فانا ذالک المظہر الموعود والنور المعہود فآمن ولاتکن من الکافرین“

(خطبہ الہامیہ صفحہ ۱۷۸)

ب:۔ ”جیسا کہ مومن کے لئے دوسرے احکام الٰہی پر ایمان لانا فرض ہے ایسا ہی اس بات پر بھی ایمان فرض ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے دو بعث ہیں۔“ (تحفہ گولڑویہ صـ۱۵۶)

اس پر غیر مبائع مناظر خاموش ہوگیا اور اب تک خاموش ہے۔ مگر میں اب مولوی عمر الدین صاحب گویا دوہائی کراتا ہوا کہتا ہوں کہ چونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی نبوت کا اقرار لیتے رہے ہیں۔ اس لئے حضور علیہ السلام آپ کے پیشکردہ اصل کے ماتحت بھی نبی برحق ہیں۔ اکثر غیر مبائعین یہ اعتراض کیا کرتے ہیں۔ اس لئے میں ان کے ”حضرت امیر یدہ اللہ“ کی اس بارہ میں سچی گواہی پیش کرتا ہوں شائد کسی سعید روح کو حق کی قبولیت کی توفیق مل جائے۔

مولوی صاحب لکھتے ہیں:۔

”یہ بات یاد رکھنی چاہیئے۔ کہ ہر ایک نبی نے جو خدا کی طرف سے آیا ہے۔ دو باتوں پر زور دیا ہے۔ اول یہ کہ لوگ خدا پر ایمان لائیں۔ اور دوسرا یہ کہ اس کی نبوت کو اور اس کے منجانب اللہ ہونے کو تسلیم کرلیں۔ کیونکہ خدا پر زندہ ایمان بغیر نبی کے ماننے کے پیدا نہیں ہو سکتا ․ ․ ․ ․ سو یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ بعینہٖ اسی قدیم سنت الٰہی کے مطابق اللہ تعالےٰ نے حضرت مرزا صاحب کو مبعوث فرمایا ہے۔“

(ریویو اردو جلد ۴ نمبر ۱۲ صـ۴۶۵)

پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا حقیقۃ الوحی میں یہ فرمانا بالکل درست ہے۔ کہ ”تمام نبی یہ سکھاتے چلے آئے ہیں۔ کہ خدا تعالےٰ کو واحد لاشریک مانو۔ اور ساتھ ہی اس کے ہماری رسالت پر بھی ایمان لاؤ۔“ اسی اصل کو مدنظر رکھتے ہوئے امیر غیر مبائعین نے ریویو اردو جلد ۴ نمبر ۱۲ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نبوت پر مہر تصدیق ثبت کی۔ اب تو مولوی عمر الدین صاحب کو حضرت اقدس کی نبوت سے انکار نہیں کرنا چاہیئے۔ کیونکہ ان کے ہی پیشکردہ حوالہ کے ماتحت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نبوت ثابت کر دی گئی ہے۔ خاکسار عنایت اللہ از راولپنڈی

حفظانِ صحت

کونین اور انفلوئنزا کے متعلق چند باتیں

ڈاکٹر پلیشل نے ۱۸۵۷ء میں کہا تھا۔ ”سنکونا کی چھال اور اس سے حاصل کردہ ادویات کے بغیر میں کبھی ڈاکٹر بننے کی خواہش نہ کرتا۔ اور نہ ڈاکٹر بنتا“۔ پروفیسر سٹاک وِس لکھتا ہے۔ ”کونین سالٹس نے ملیریا کے لئے علاج کے طور پر جو خدمات سر انجام دی ہیں۔ اور دے رہے ہیں۔ وہ اپنی نظیر نہیں رکھتیں۔ اور علاج کے نقطۂ نگاہ سے عام طور پر ان سے جو نتائج برآمد ہوئے ہیں۔ وہ اس درجہ فائدہ بخش ثابت ہوئے ہیں۔ کہ اور کوئی دوا ان کا مقابلہ نہیں کر سکتی“۔

گزشتہ چند سالوں کے دوران میں ڈاکٹروں نے انفلوائنزا کے انسداد کے لئے کونین کو زیادہ سے زیادہ زیر استعمال رکھا ہے۔ ۳۷-۱۹۳۶ء کے موسم سرما میں ہالینڈ کے ایک مشہور ڈاکٹر فنیبر ڈائرکٹر روٹرڈم میڈیکل ڈیپارٹمنٹ نے اس امر کے متعلق نہائت موافقانہ رپورٹیں شائع کی ہیں۔ کہ زکام اور انفلوائنزا کے لئے کونین کا استعمال بہت مفید ہے۔ جہاں کونین بلا استثنا بخار کے لئے بطور علاج استعمال کرائی جاتی ہے۔ وہاں سنکونا سے تیار کردہ دوسری چیزیں مثلاً ٹنکچرز۔ وائنز۔ عرق اور جوشاندے بھی عموماً اشتہار اور ادویات کے طور پر استعمال کئے جاتے ہیں۔ لہٰذا کونین کا ادویات کے صندوقچہ میں رہنا نہ صرف ہر شخص کی اپنی ذات کے لئے بلکہ اس کے خاندان اور مزدوروں کے لئے بھی ضروری ہے۔ بہت سے ملکوں میں کارخانجات نے پہلے سے ہی یہ طریق اختیار کر رکھا ہے۔ کہ انفلوئنزا کے ایام میں اپنے تمام کارکنوں میں ہر روز باقاعدہ تین گرین کونین کی خوراک تقسیم کی جائے۔ اس طریق سے ایام کارکردگی کا ضیاع عمل میں نہیں آتا۔ اور سکول سے غیر حاضری کام میں رکاوٹ یا دفتری کاموں میں تاخیر سے بھی نجات رہتی ہے۔ (ڈی گیٹ اف ہیلتھ)

عورت کی مشکلات کا حل صرف اسلام میں ہے

اس مضمون کی پہلی قسط میں یہ ثابت کیا گیا تھا۔ کہ غیر مذاہب میں عورت کے لئے باعزت زندگی بسر کرنا اس قدر مشکل اور صعبناک ہے۔ اور تعلیم یافتہ قابل اور فہیم عورتیں اس صریح ناانصافی کے خلاف برملا آواز اٹھا رہی ہیں۔ چنانچہ ہم نے طلاق کے مسئلہ پر قدرے روشنی ڈالتے ہوئے بتایا تھا۔ کہ کس طرح ہندو اور آریہ عورتیں خاوندوں کے شدید مظالم سے تنگ آ کر طلاق کا قانون پاس کرانے پر تلی ہوئی ہیں۔

یہ ایک حقیقت ہے۔ کہ ویدک دھرم میں عورت کو اس قدر ذلت حقارت اور نفرت کی نگاہ سے دیکھا گیا ہے۔ کہ جوں جوں ہندو اور آریہ عورتیں تعلیم حاصل کر رہی ہیں۔ اور ستیارتھ پرکاش اور ویدوں کی عورتوں کے متعلق تعلیم سے واقف ہو رہی ہیں۔ ویدک دھرم کے خلاف ہوتی جا رہی ہیں۔ اور برملا کہہ رہی ہیں۔ کہ "دھرم کا وہ آہنی پنجہ جس نے عورت کی ساری زندگی کو حسرتناک اور تاریک تنہائی کا منظر بنا دیا۔ جہاں قدم قدم پر ٹھوکریں ہیں۔ وہی آہنی پنجہ مرد کے لئے خوبصورت گلدستہ بن جاتا ہے۔ دھرم کے دو متضاد مونہہ دیکھ کر مجھے دکھ بھی ہے اور افسوس بھی۔ اس دھرم کے ماننے والو بچپن کی خوشیوں جوانی کی امنگوں۔ اور بڑھاپے کی فراغتوں کی جلتی چتا کو سینے میں دبا کر عدم کو جانے والی اس بدنصیب مسافرہ کی بات سنو جس دھرم میں ماتر شکتی کی یہ درد کتھا ہے۔ جس دھرم نے عورت کی زندگی کو اتنا بدصورت بنایا ہے۔ جو دھرم مرد اور عورت میں اتنا امتیاز برتتا ہے۔ بتاؤ کیا وہ زندہ رہنے کے قابل ہے۔ میں جا رہی ہوں لیکن ایک بات سنو۔ کروڑوں جلتی آتماؤں کی آہیں اس دھرم کو دنیا میں زندہ نہ رہنے دینگی"

(آریہ گزٹ لاہور ۲۸ فروری ۱۹۳۱ء)

ان الفاظ میں ایک ہندو دھرم سے بیزار اور مظلوم عورت نے جس سوز درد اور گداز سے اپنی ہم جنس عورتوں کے دکھوں کا رونا رویا ہے۔ وہ ایسا نہیں کہ کوئی دردمند دل اس پر آنسو بہائے بغیر رہ سکے۔

ہمارے آریہ دوست اپنی زبان اور قلم سے خواہ لاکھ اسلام کی مخالفت اور ویدک دھرم کی ثناخوانی کرتے رہیں یہ ناممکن ہے کہ عورت ہاں مظلوم اور بےکس عورت پر جو صریح مظالم ویدک دھرم نے توڑے ہیں۔ ان پر عورتوں کی نظریں پڑیں اور پھر وہ خاموش رہیں یہی وجہ ہے کہ ہندو عورتیں ویدوں کی اس تعلیم کے خلاف سرتاپا کوشش بنی ہوئی ہیں۔ کہیں کانفرنسیں کرتی ہیں کہیں اخبارات میں مضامین لکھکر شریف خداترس اور نیک دل مردوں کو اپنا ہم نوا بنانے کی کوشش کرتی ہیں کہیں حکومت سے اپیل کر کے اپنے درد کا مداوا چاہتی ہیں۔ غرضیکہ نہایت ہی بےچینی اور گھبراہٹ کے عالم میں ہیں۔ اور ان کی ترجمانی یوں کی جا رہی ہے۔ کہ

"میں حیران ہوں۔ ہمارے دھرم شاستروں نے بھی جان بوجھکر استری جاتی کو کیوں اتنا نیچا رکھا ہے اس زمانے میں ایسی ضرورتیں ہونگی پھر یہ بات ضرور معلوم ہوتی ہے۔ کہ پرشوں کے اندر یہ بات بڑھتی چلی آئی۔ کہ استری کا اعتبار نہ کرو۔ اس کی ہمیشہ تاڑ کرو۔ تلسی داس جی مہاراج جیسے بھگت نے بھی لکھ دیا ہے

ڈھول گنوار پشو اور ناری
یہ سب تاڑن کے ادھکاری

ڈھول گنوار۔ پشو اور ناری کو نتراتڑ پڑتی ہی رہیں تو یہ سیدھے رہتے ہیں۔ وغیرہ وغیرہ"

(شریمتی پورن دیوی جی شرما پردھان آل انڈیا آریہ مہلا کانفرنس پرتاپ ۲۸ دسمبر ۱۹۲۹ء)

غرض آریہ اور ہندو عورتیں ہر ممکن کوشش سے ویدک دھرم کے اس آہنی پنجہ کی گرفت سے آزاد ہونا چاہتی ہیں۔ مگر بیچاری کیا کریں۔ مجبور ہیں کچھ بس نہیں چلتا۔ لاچار جو کچھ بن پڑتا ہے۔ کر رہی ہیں۔

دراصل ان کی حالت نہایت ہی قابل رحم ہے۔ خاوند کی بدسلوکی سے تنگ آ کر علیحدگی اختیار کرنے کا حق انہیں حاصل نہیں۔ ورثہ سے وہ بکلی محروم ہیں۔ حق مہر ان کا کوئی نہیں۔ ان کی عفت اور پاکدامنی کو نیوگ کے شرمناک مسئلہ نے خطرہ میں ڈال رکھا ہے۔ ان حالات میں وہ جس قدر بھی چیخ و پکار کریں۔ حق بجانب ہیں۔

گذشتہ مضمون میں ہم نے مسئلہ طلاق کے متعلق بعض آریہ عورتوں کے خیالات کا ذکر کیا تھا۔ آج آریہ عورتوں ہی کی زبانی حق وراثت کے متعلق ایک دردناک آواز پیش کی جاتی ہے۔ امید ہے کہ آریہ دوست اس پر ٹھنڈے دل سے غور کرینگے۔ اور آئندہ کے لئے اسلامی تعلیم پر اندھا دھند اعتراض کرنے سے باز رہینگے

شریمتی پورن دیوی جی نے انڈین سوشل کانفرنس میں تقریر کرتے ہوئے فرمایا:۔

دکھی عورتوں کے واسطے دھرم شاستر اور قانون میں کوئی علاج نہیں ہے۔۔۔۔۔ وہ نہ پتا کی جائداد میں حقدار ہے نہ پتی کی جائداد میں۔ لاکھوں کی مالکن نعمتوں میں پلنے والی دم بھر میں روٹی کو ترسنے لگ جایا کرتی ہے۔ جن رشتہ داروں کی کبھی شکل نہ دیکھی تھی وہ آ کر مالک بن جاتے ہیں۔ اور اس کے سر چھپانے کے لئے مکان بھی نہیں رہتا" (پرتاپ ۲۸ دسمبر ۱۹۲۹ء)

اس کانفرنس کی صدارتی تقریر میں ہربلاس شاردا نے فرمایا:۔

"اس بات کی بھاری ضرورت ہے کہ عورتوں کو مکمل حق وراثت دیا جائے اگر ایک لڑکا باپ کی جائداد کا وارث بن سکتا ہے تو لڑکی کو اس حق سے محروم کرنا کہاں کا انصاف ہے۔ عورت کو خاوند کی جائداد حاصل کرنے کا بھی حق حاصل ہونا چاہیئے۔ شادی کے رشتہ کے ذریعہ وہ خاوند کے خاندان کی ممبر بن جاتی ہے اور اس لئے وہ اس خاندان کی جائداد سے محروم نہیں ہونی چاہیئے۔ جب تک عورت کو حق وراثت نہیں دیا جاتا۔ خاندان میں اس کی پوزیشن مضبوط نہیں رہتی جب اس کا یہ حق قانوناً تسلیم کیا جائے گا۔ تو اس کی بہت سی تکالیف رفع ہو جائینگی"

(پرتاپ ۲۸ دسمبر ۱۹۲۹ء)

ان ہر دو حوالجات سے یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ ویدک دھرم میں عورت

اظہار تشکر کے طور پر ایک واقعہ کا ذکر

آنریبل چوہدری سر محمد ظفر اللہ خاں صاحب کے سی ایس آئی کی والدہ مرحومہ سے ان کی بزرگی اور مربیانہ سلوک کی وجہ سے مجھے بھی دلی عقیدت تھی۔ اور ان کی رحلت سے میں نے بھی بہت صدمہ محسوس کیا ہے۔ اظہار تشکر کے طور پر ان کے ایک احسان اور ہمدردی کا ذکر ضروری سمجھتا ہوں۔

۱۹۳۶ء میں میری اہلیہ دوران حمل میں اچانک خطرناک طور پر بیمار ہو گئیں۔ ڈاکٹروں نے مشورہ دیا۔ کہ اگر فوراً ان کو داخل ہسپتال نہ کیا گیا تو مریضہ کی زندگی خطرہ میں پڑ جائے گی۔ حضرت والدہ محترمہ مغفورہ کو جونہی خبر ہوئی معہ اپنی بیٹی صاحبہ کے میرے غریب خانہ پر تشریف لائیں اور میری اہلیہ کو دعا دیتے ہوئے تسلی دی اور کہا کہ فکر نہ کرو۔ اللہ خیر کرے گا۔ میں نے دعا کی ہے۔ اور ہسپتال نہ جاؤ۔ مرحومہ مغفورہ تقریباً ۲ گھنٹہ میری بیوی کے سرہانے بیٹھی رہیں۔ خدا کی قدرت خون جو ہر چند علاج سے بند نہ ہوا وہ اس زاہدہ خاتون کی موجودگی میں ہی ان کی دعا سے بند ہونا شروع ہو گیا۔ مرحومہ شام تک ٹھہرنے کے بعد واپس تشریف لے گئیں۔ اور فرما گئیں میں رات کو بھی دعا کرونگی۔ مجھے صبح اس کی صحت سے اطلاع دینا۔ اور برابر اطلاع منگواتی رہیں۔ خدا کے فضل سے جلد ہی آرام آ گیا ÷ خاکسار غلام محمد اختر سٹاف وارڈن نارتھ ویسٹرن ریلوے

ہفتہ وار تبلیغی رپورٹ حلقہ قادیان

۲۷ مئی ۱۹۳۶ء بروز جمعہ مسجد اقصیٰ میں بعد نماز جمعہ زیر صدارت جناب مولوی عبد المغنی خان صاحب ناظر دعوت و تبلیغ قادیان ایک تبلیغی جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں تلاوت قرآن کریم کے بعد خاکسار نے گذشتہ اجلاس کی کارروائی "الفضل" سے پڑھ کر سنائی۔ ازاں بعد مندرجہ ذیل احباب نے اپنی اپنی گذشتہ ہفتہ کی تبلیغی رپورٹیں سنائیں۔

گیانی محمد دین صاحب نے تلونڈی جھنگلاں کی۔ مستری محمد دین صاحب نے دیا لگڑھ کی۔ حافظ لال خان صاحب نے چوہدری والہ کی۔ مولوی سکندر علی صاحب اور ولی محمد صاحب نے بھینی بانگر کی۔ وزیر محمد صاحب نے موکل کی۔ الہ دین صاحب نے ناوگل کی۔ میر علی صاحب نے نور ہسپتال قادیان کی۔ عطا محمد صاحب موذن نے کاہلواں کی۔ بابا غلام محمد صاحب نے تلونڈی جھنگلاں کی۔ صوفی محمد یعقوب صاحب نے کیری افغاناں کی اور چوہدری بڈھا صاحب نمبردار نے بسراواں کی۔

اس کے بعد جناب صاحب صدر نے تقریر کی جس میں فرمایا۔ میں نے ایک بات پچھلے جمعہ بھی کہی تھی جس کی اشاعت نہیں کی گئی اور چونکہ وہ نہایت ضروری ہے۔ اس لئے میں آج پھر دوستوں کو اسی کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ آپ باہر جا کر لوگوں میں رشتہ داروں۔ دوستوں اور عزیزوں میں قادیان کی خبریں اور قادیان کی باتیں اسی طرح سنایا کریں جس طرح آپ دیگر مقامات یا معاملات کی عام گفتگو ان کو سناتے ہیں۔ اس سے وہ غلط فہمیاں جو اسلام کے دشمن ہمارے متعلق اڑاتے رہتے ہیں اور جو اندھا دھند بے علم طبقہ میں پھیل جاتی ہیں۔ آہستہ آہستہ دور ہو جائیں گی۔ یہ امر ہمارے لئے نہایت ہی تکلیف دہ ہے۔ کہ قادیان کے قرب و جوار میں بھی ایسی باتیں مشہور ہوتی ہیں۔ جن کو سن کر سخت حیرانی ہوتی ہے اور جن کا نہ سر ہوتا ہے نہ پیر۔ سراسر مجموعہ جھوٹ و افترا ہوتی ہیں۔ مثلاً یہ کہ احمدیوں کا قرآن شریف اور ہے حدیث اور ہے کلمہ اور ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی لڑکیوں کو ورثہ نہیں دیا وغیرہ وغیرہ۔ یہ غلط الزامات اسی صورت میں دور ہو سکتے ہیں کہ آپ لوگ ان لوگوں کو اپنے چشم دید واقعات سنائیں اور بتائیں کہ ہم نے قادیان کے لوگوں کو دیکھا ہے ان کی باتیں سنی ہیں ان سے معاملات کئے ہیں بلکہ روز و شب ان سے ہمیں واسطہ پڑتا ہے۔ ہم نے تو کوئی بھی ایسی بات نہیں دیکھی۔ پھر ان کو قادیان لانے کی کوشش کریں تاکہ وہ خود اپنی آنکھوں سے ان بہتانات کی تردید کا مطالعہ کر سکیں۔ ان کو حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے خطبات میں شامل کرنے کی کوشش کریں۔ اس طرح انشاء اللہ تعالےٰ یہ باتیں خودبخود دور ہوتی جائیں گی۔ اور اگر ہم ان کی طرف توجہ نہ کریں گے تو یہ باتیں بڑھتی اور پختہ ہوتی جائینگی پھر ان کو دور کرنا زیادہ مشکل ہو جائیگا

دوسری بات جو میں کہنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ دنیا میں قاعدہ ہے کہ جب انسان کو کسی جگہ سے کوئی خوشی حاصل ہوتی ہے مثلاً کسی جگہ کوئی خاص تجارتی نفع حاصل ہوتا ہے یا کوئی ایسا طبیب معلوم ہوتا ہے کہ کسی خاص مرض کی اس سے شفا حاصل ہوتی ہے یا کوئی اور خاص مفید چیز معلوم ہو تو وہ ضرور اس کا عام چرچا کرتا ہے۔ اگر عام چرچا نہیں تو اپنے حلقہ احباب میں ضرور اس ذکر کو چھیڑے رکھتا ہے۔ اور اس کی طرف اس کا نفس قدرتاً خود ہی تحریک کرتا رہتا ہے۔

پس کیا وجہ ہے کہ دنیاوی خوشی یا نفع یا طبیب کے متعلق تو ذکر عام ہو مگر وہ قادیان کا روحانی طبیب جس سے اس نے شفا حاصل کی ہے۔ بلکہ جس کی تعلیم سے ہر وقت فائدے حاصل کرتا رہتا ہے۔ اس کے ذکر کی ترغیب اس کا دل اس کو نہ دلائے۔ جس شخص کے دل میں خودبخود یہ تحریک نہیں اٹھتی وہ سمجھے کہ اس کا نفس بیمار ہے اس کو خدا تعالےٰ سے دعا اور استغفار کرنا چاہیے۔ اور کرتے رہنا چاہیے۔ حتیٰ کہ اس کا نفس خود اس کو اس کار ثواب کی تحریک کرنا شروع کر دے۔

تیسری بات میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ آج باہر کے دوستوں نے تو اپنی تبلیغی کارروائی کی رپورٹیں سنائی ہیں جو خدا کے فضل سے آہستہ آہستہ امید افزا ہو رہی ہیں۔ مگر قادیان کے کسی محلہ کی کوئی رپورٹ سنانے والا نہ تھا۔ انفرادی طور پر بعض احباب نے اپنی رپورٹیں سنائی ہیں۔ مگر یہاں تو محلہ کے کام کی رپورٹیں درکار ہوتی ہیں۔ محلہ کے عہدہ داران کو تحریری طور پر تاکید کی گئی تھی۔ اگر کسی محلہ نے اس طرف توجہ نہیں دی تو اس پر سیکرٹری تبلیغ کا کام ختم نہیں ہو جاتا بلکہ خواہ وہ کسی طرح کرتے ان کا فرض تھا کہ آج کے جلسہ میں وہ تمام قادیان کے سیکرٹریان تبلیغ کو اکٹھا کرتے۔ امید ہے کہ آئندہ جلسہ یہ کمی پوری ہو جائے گی۔ بعد ازاں دعا کے بعد جلسہ ختم ہوا۔

نوٹ:۔ تمام دوستوں کی خدمت میں عرض ہے۔ کہ جو اپنی گذشتہ ہفتہ کی رپورٹ نہیں دے سکے۔ اور انہوں نے کچھ کام کیا ہے۔ وہ خاکسار کو تحریراً دفتر دعوت و تبلیغ میں بھیج کر ممنون فرمائیں۔

خاکسار۔ محمد اعظم بوتالوی سیکرٹری تبلیغ حلقہ قادیان

سیدنا امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے حضور ایک مخلص کا خط

ایک دوست جنہوں نے تحریک جدید کے تیسرے سال بارہ روپے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے حضور پیش کئے تھے۔ مگر چوتھے سال بوجہ اس کے کہ وہ قریباً دو سال سے بیکار رہتے اور ان کا گذارہ صرف ٹیوشن کی قلیل آمد پر تھا۔ ۵/- روپے کا وعدہ کیا۔ وہ لکھتے ہیں خاکسار کا وعدہ صرف پانچ روپے کا تھا جس کی ادائیگی آخر سال پر اس لئے رکھی تھی۔ کہ قلیل آمدنی ہے جو گذارے کے لئے کافی نہیں۔ آخر سال تک جس طرح بھی ہوگا ادا کر دوں گا۔ مگر حضور کا پیام جماعت کے نام شائع ہوا۔ تو اس نے معجز نما اثر قلب پر کیا۔ اور اللہ تعالےٰ کی عجیب شان ہے کہ نہ صرف پانچ روپے کی ادائیگی کا سامان ہو گیا۔ بلکہ تیسرے سال کے برابر بارہ روپے کی صورت اللہ تعالےٰ نے پیدا کر دی۔ اور وہ اس طرح کہ میں جس لڑکی کو پڑھانے جایا کرتا ہوں۔ اس نے حضور کا اعلان پڑھا۔ تو اس پر اتنا اثر ہوا۔ کہ اس نے باوجود غیر احمدی ہونے کے کہا کہ میں بھی اس تحریک میں شامل ہونا چاہتی ہوں اور اپنی والدہ محترمہ سے پانچ روپے لا کر مجھے دے اور کہا کہ میں یہ رقم حضور کی خدمت میں پیش کر دوں اور ساتھ ہی اس لڑکی کے کامیاب ہونے کے علاوہ یہ بھی درخواست دعا کر دوں کہ اللہ تعالےٰ اس کو صحیح تعلیم اسلام پر چلنے کی توفیق دے جو کہ احمدیت ہے۔ میں بھی اسی خوشی میں اپنا چندہ بجائے پانچ کے سات بجاتے آخر سال کے ابھی حضور کی خدمت میں پیش کر رہا ہوں۔ ہر مخلص کو کوشش کرنی چاہیے۔ کہ زیادہ سے زیادہ حصہ لے۔ (فنانشل سیکرٹری تحریک جدید)

اعلان برائے ملازمت دفاتر صدر انجمن احمدیہ قادیان

صدر انجمن احمدیہ کے دفاتر کے لئے امیدواروں کی ضرورت ہے۔ جو امیدوار حسب ذیل شرائط پوری کرتے ہوں۔ وہ ذیل کا فارم پُر کر کے امیدواروں کی درخواست مع تمام سرٹیفکیٹ وغیرہ کی مصدقہ نقل کے اپنی درخواستیں ۲۰ جون تک سپرنٹنڈنٹ صاحب دفاتر صدر انجمن احمدیہ قادیان کے پاس بھجوا دیں۔ اور نوٹ غور سے مطالعہ کرلیں۔

خاکسار سیکرٹری تحقیقاتی کمیشن

فارم درخواست امیدواری

۱۔ نام و ولدیت درخواست کنندہ
۲۔ تاریخ بیعت
۳۔ تاریخ پیدائش
۴۔ امیدوار کے خاندان کی خدمات سلسلہ
۵۔ امتحان جو پاس کئے ہیں مع سنہ
۶۔ خلاصہ سندات و سفارشات
۷۔ صحت
۸۔ کوئی اور قابل ذکر امر

شرائط

۱۔ احمدی ہونا لازمی ہے۔ (۲) عمر ۱۸ سال تا ۳۰ سال ہو۔
۳۔ مقامی جماعت کے امیر یا پریذیڈنٹ کی خدمات کے متعلق تصدیق کرائی جاوے
۴۔ میٹرک یا اس سے اوپر مولوی فاضل جامعہ احمدیہ یا اس سے اوپر تک تعلیم لازمی ہے
۵۔ مقامی جماعت کے امیر یا پریذیڈنٹ کی سفارش کا ہونا لازمی ہے۔ اس کے علاوہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خاص ہستیوں کی سفارشی چٹھیاں لگائی جاسکتی ہیں۔
۶۔ ڈاکٹر یا حکیم ورنہ جماعت کے امیر یا پریذیڈنٹ کی طرف سے سرٹیفکیٹ لگایا جاسکتا ہے۔
۷۔ شرط ۴ کے علاوہ کوئی اور سرٹیفکیٹ وغیرہ لگائے جاسکتے ہیں

نوٹ ۱۔ تمام وہ درخواستیں جو کسی امیدوار نے کسی دفتری ملازمت کے لئے صدر انجمن احمدیہ کے کسی دفتر میں بھیجی ہوں۔ وہ اس اعلان کے ذریعہ منسوخ قرار دی جاتی ہیں۔ اور ہر امیدوار کو اب نئی درخواست مندرجہ بالا فارم پر شرائط کے مطابق کرنی ہوگی۔
۲۔ اسامیاں فی الحال عارضی ہوں گی۔ اور تنخواہ کم از کم ۱۰ تا ۱۵ روپیہ ماہوار دی جاوے گی۔ لیکن آئندہ مستقل اسامیاں پر کرتے وقت تجربہ کار اور عارضی ملازمین کو ترجیح دی جائے گی۔
۳۔ جن امیدواروں کی درخواستیں تحقیقاتی کمیشن منظور کرے گا۔ ان درخواست کنندگان کو تاریخ انتخاب سے اطلاع کردی جائے گی۔
۴۔ کمیشن کے کسی ممبر کو سفارش کے ذریعہ سے زیر اثر لانے کی سعی کرنا امیدوار کی کامیابی میں منافی ہوگا۔

ضروری اعلان

مسجد اقصیٰ سے نظارت بلڈنگ کے آگے سے گزر کر احمدیہ چوک کو آنے والا راستہ چونکہ پرائیویٹ ملکیت ہے۔ اس لئے اس راستہ کے پہلی کوچہ بندی میں واقعہ دروازہ کو جو حضرت ام طاہر سلمہا اللہ کے مکان کے ساتھ ملحق ہے۔ ۳۰ مئی کی دوپہر سے ۳۱ مئی کی دوپہر تک بند رکھا جائیگا۔ ناظر امور عامہ۔

لجنہ اماء اللہ راولپنڈی کا جلسہ

۲۷ مئی کو بعد نماز جمعہ مولوی چراغ الدین صاحب مبلغ سلسلہ نے لجنہ اماء اللہ راولپنڈی کے اجلاس میں انبیاء کی بعثت کی غرض۔ بیعت کا مفہوم۔ دین کو دنیا پر مقدم کرنے کی غرض۔ جماعت کی موجودہ مشکلات۔ احمدی مستورات کے فرائض اور تحریک جدید کے مطالبات کے متعلق مؤثر تقریر کرتے ہوئے ممبرات لجنہ اماء اللہ کو سلسلہ عالیہ کی خاطر ہر قسم کی قربانیاں کرنے کی تلقین کی۔

خاکسار۔ شیخ محمد عفی اللہ عنہ سیکرٹری تعلیم و تربیت

منافعہ پر روپیہ لگانے کا محفوظ اور نادر موقعہ

صدر انجمن احمدیہ کو تجارتی اغراض کے لئے کچھ روپیہ کی فوری ضرورت ہے۔ جس میں منافعہ بفضل خدا یقینی ہے۔ اس لئے ان تمام دوستوں کو جو منافعہ پر روپیہ لگانے کے خواہشمند ہوں۔ یا جن کا روپیہ بنکوں میں رکھا ہوا اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ اس موقعہ سے فائدہ اٹھائیں۔ صدر انجمن ان تمام رقوم کے لئے جو اس اعلان کے ماتحت بطور قرض دی جائیں گی۔ ایسی جائداد روپیہ دینے والے اصحاب کے نام رہن کردی جائے گی۔ جس سے بصورت کرایہ یا لگان ان کو آٹھ فیصدی سالانہ کے قریب منافعہ ملتا رہے گا۔ جائیداد کا انتظام اور وصولی کرایہ یا لگان وغیرہ بھی بذمہ صدر انجمن رہے گا۔ اور اس بارے میں روپیہ لگانے والے اصحاب کو کوئی اور محنت یا روپیہ صرف کرنے کی ضرورت نہ ہوگی۔ کرایہ یا لگان ماہوار یا ششماہی جیسا کہ ان کو پسند ہو۔ صدر انجمن احمدیہ خود ان کو ادا کیا کرے گی۔
تمام روپیہ بغرض ادخال امانت ناظم جائداد بنام محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ قادیان آنا چاہیئے۔ اور ترسیل زر کی اطلاع مجھے بھی دیدی جائے۔

(ملک) مولابخش ناظم جائیداد صدر انجمن احمدیہ قادیان

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

لنڈن ۲۹ مئی۔ جاپانی طیاروں نے کل کینٹن پر بمباری کی۔ جس کے نتیجہ میں بے شمار عمارتیں ملبے کا ڈھیر ہو گئی ہیں۔ اس حملے میں نقصان جان کم ہؤا ہے کہا جاتا ہے کہ چینیوں کو ہوائی حملوں سے محفوظ رہنے کا ڈھب آگیا ہے کینٹن میں یہ یقین کیا جاتا ہے کہ جاپان میں وزارت کی تبدیلی کے بعد حملوں نے ہولناک شدت اختیار کر لی ہے اور چین کے تمام محاذوں پر خصوصاً جنوبی چین میں حملے زیادہ سختی سے ہو رہے ہیں۔

شنگھائی ۲۹ مئی۔ اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ جاپان پیکن اور نانکن کی چینی حکومتوں کو ایک کر دینا چاہتا ہے اس کے بعد شنگھائی ٹن سین اور دیگر مقامات پر جو مراعات غیر ملکیوں کو حاصل ہیں انہیں منسوخ کر دیا جائے اور تمام تجارتی اور معدنی اجارے جاپان کو مل جائیں۔

کراچی ۲۹ مئی۔ معلوم ہؤا ہے کہ سندھ کے بیکار نوجوان ۱۳ جون کو سندھ اسمبلی ہال کے روبرو مظاہرہ کر کے اپنے مطالبات وزیر اعظم کے سپرد کریں گے۔

دارجیلنگ ۲۹ مئی۔ اسمبلی کی مخلوط جماعت کے ساتھ تعلق رکھنے والے متعدد اصحاب کا آج ایک جلسہ سرمہاراجہ محمود کی صدارت میں ہؤا جس میں بنگال کے وزیر اعظم اور دیگر وزراء سے مطالبہ کیا گیا ہے کہ وہ قانون ترمیم لگان بنگال کے لئے گورنر کی منظوری ۳۱ جولائی تک حاصل کر لیں اور اگر ایسا نہ ہو سکے تو مستعفی ہو جائیں۔

دارجیلنگ ۲۸ مئی۔ معلوم ہؤا ہے کہ گورنمنٹ بنگال نے نوجوانوں کی فلاح و بہبودی کی سکیم کو عملی جامہ پہنانے کے لئے ۲½ لاکھ روپیہ منظور کیا ہے اس رقم سے ۲۵ معلم جسمانی ورزش کی تعلیم دینے والے مقرر کئے جائیں گے جو سکولوں میں جا کر طلبہ کی جسمانی صحت و عافیت کی نگرانی کریں گے۔

حصار ۲۹ مئی۔ ڈپٹی کمشنر نے کرفیو آرڈر کے اوقات میں تخفیف کر دی ہے اس سے پیشتر کرفیو آرڈر ۹ بجے سے ۵ بجے تک رہتا تھا اب ۱۰ بجے سے ۴ بجے تک رہا کریگا۔

حصار ۲۹ مئی۔ معلوم ہؤا ہے کہ مسٹر احسان الحق چیف جسٹس بیکانیر ہائی کورٹ مستعفی ہو گئے ہیں۔ نیز یہ افواہ بھی ہے کہ مسٹر ہملٹن ہارڈنگ وزیر داخلہ بھی مستعفی ہو رہے ہیں۔

کینٹن ۲۹ مئی۔ سرکاری بیان مظہر ہے کہ کینٹن پر جاپانی طیاروں کی بمباری کی وجہ سے ۵۰۰ آدمی ہلاک اور کم از کم ۹۰۰ زخمی ہوئے۔ سب سے زیادہ نقصان سن یٹ سین میموریل ہال کے قریب ہؤا۔ جس میں متعدد مکانوں کے گرنے کی وجہ سے اکثر آدمی ہلاک ہو گئے۔ کینٹن پر حملہ کرنے کے بعد جب طیارہ سے واپس لوٹے تو انہوں نے ضلع وانکٹا پر گولیوں کی بارش کی جس کی وجہ سے امدادی کام کرنے والے ۵۰ رضاکار مارے گئے۔

کراچی ۲۹ مئی۔ سندھ اسمبلی نے کراچی کارپوریشن میں نامزدگیوں کے خاتمہ کا بل پاس کر دیا ہے بل میں قرار دیا گیا ہے کہ ایکٹ کے نافذ ہوتے ہی تمام نامزد ممبروں کو کارپوریشن کی ممبری سے برطرف کر دیا جائے گا اور کارپوریشن کی موجودہ میعاد میں ان نشستوں کو پُر نہیں کیا جائیگا۔ یہ بل پاس کر کے صوبہ کی وزارت نے اپنا یہ وعدہ پورا کر دیا ہے کہ وہ تمام میونسپل کمیٹیوں اور لوکل بورڈوں میں نامزدگی کا سسٹم ختم کر دے گی۔

دارجیلنگ ۲۸ مئی۔ معلوم ہؤا ہے کہ بنگالی گورنمنٹ صوبہ میں اعلیٰ درجہ کا ایک کمرشل کالج کھولنا چاہتی ہے۔ اس مقصد کے لئے ۷ لاکھ روپیہ کی رقم دی گئی ہے۔

روما ۲۹ مئی۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ ہسپانیہ میں دخبونی البرد کی جنگ میں ۷ ۹ر مارچ سے ۲۴ر مارچ تک ۱۷ اطالوی افسر اور سپاہی ہلاک اور ۲۵۱۲ زخمی ہوئے ہیں اس کے علاوہ ۱۰۶ اطالوی قیدی بنا لئے گئے یا عدم پتہ ہیں۔

پشاور ۲۹ مئی۔ آج شام کوہاٹ روڈ پر پشاور سے ۸ میل کے فاصلہ پر پولیس کی ایک پارٹی اور ڈاکوؤں کے ایک گروہ میں زبردست تصادم ہؤا۔ واقعہ یوں بیان کیا جاتا ہے کہ ڈاکوؤں نے رائفلوں سے ڈرا کر چھ لاریاں کھڑی کر لیں اور مسافروں کو لوٹ لیا۔ اور سب مال و اسباب جو تین ہزار روپیہ کا تھا۔ لے گئے۔ پولیس کو بعد میں اطلاع دی گئی۔ اس نے ڈاکوؤں کا تعاقب کیا اور دونوں طرف سے گولیاں چلائی گئیں مگر ڈاکو پکڑے نہیں گئے۔

مدراس ۲۸ مئی۔ ویلور کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ دیپال گڑھ میں آتشزدگی کی ایک خوفناک واردات ہوئی۔ جس میں ۲۰۰ جھونپڑے جو زیادہ تر مزدور لوگوں کے تھے جل کر راکھ ہو گئے۔

پٹیالہ ۲۹ مئی۔ ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ جمعرات کو ایک دیوانے بھیڑیئے نے پٹیالہ شہر میں داخل ہو کر ۴۰ آدمیوں کو زخمی کر دیا۔ اور رات بھر شہر میں تشویش اور سراسیمگی کا عالم طاری رکھا۔ آخر کار کرنل گرفتھ کی قیادت میں پٹیالہ فوج کے آدمیوں نے موٹر کاروں میں بیٹھ کر اسے گولی کا نشانہ بنا دیا۔

شملہ ۲۹ مئی۔ بیگم رشیدہ لطیف پنجاب اسمبلی کے آئندہ اجلاس میں ایک قرارداد پیش کریں گی۔ کہ صوبہ کے پڑھے لکھے بیکاروں کے مسئلہ کو حل کرنے کے لئے صنعتی کارخانے کھولے جائیں۔

قصور ۲۹ مئی۔ ۲۷ مئی کی شام کو جب پسنجر ٹرین رکھانوالہ ریلوے سٹیشن سے روانہ ہوئی۔ تو دو نقاب پوش سکھوں نے عورتوں کے ڈبہ میں گھس کر ان کے زیورات لوٹ لئے۔ پولیس مصروف تفتیش ہے۔

کراچی ۲۹ مئی۔ ہندو مسلم سمجھوتے کے مسائل پر غور کرنے کے لئے آل انڈیا مسلم لیگ کی مجلس عاملہ کا جو اجلاس بمبئی میں منعقد ہونے والا ہے اس میں شریک ہونے کے لئے حاجی سر عبد اللہ ہارون بھی جا رہے ہیں۔ انہوں نے ایک بیان شائع کرتے ہوئے ظاہر کیا ہے کہ میرے خیال میں مسلم لیگ اور کانگرس کے یہ مذاکرات قبل از وقت ہیں۔ ہندو لیڈر اقلیات کو کسی قسم کے تحفظات دینے کے لئے تیار نہیں۔ ان حالات میں مسلمانوں کی نجات کا واحد ذریعہ تنظیم ہے۔

برلن (بذریعہ ڈاک) ایک جرمن کپتان نے فوجی اخبار میں ایک مضمون شائع کرایا ہے۔ جس میں لکھا ہے کہ لیبیا کے ہر حصہ میں خصوصاً سرحد کے قریب زبردست نقصانی مستقر تعمیر کئے جا رہے ہیں اور مصری سرحد کے قریب طیارہ شکن اور ساحلی توپیں نصب کی جا رہی ہیں۔ نیز لکھا ہے کہ اگر اطالیہ اور برطانیہ کے درمیان جنگ چھڑ جائے تو اطالیہ بحیرہ روم کا راستہ بند کر سکتا ہے۔

لاہور ۲۹ مئی۔ دیانند اینگلو ویدک کالج میں پھر ہنگامہ پیدا ہو گیا بیان کیا جاتا ہے۔ کہ اب کے ابتداء کالج کے ارباب اختیار کی طرف سے ہوئی ہے۔ گذشتہ قضیہ کے متعلق طلباء اور کالج کے ارباب حل و عقد کے درمیان سمجھوتہ ہو گیا تھا۔ لیکن اب معلوم ہؤا ہے۔ کہ جن طلباء نے کالج کے خلاف ایجی ٹیشن میں حصہ لیا تھا۔ انہیں سزائیں دی جا رہی ہیں۔

عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر: غلام نبی